رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۲۷۷

هو الحکیم العلیم

العلم علمان علم الابدان و علم الادیان

هو الحکیم العلیم

طب جدید پنجابی کا نہایت دلچسپ اور مفید

ماہوار رسالہ

اطباء کو گورنمنٹ کے مشکلات سے نکالنے والا۔

# تبصرۃ الاطباء

| جلد ۱ | مدیر حکیم احمد الدین موسس طب جدید | نمبر ۵ |
|---|---|---|

## مقاصد رسالہ

(۱) علم علاج کے تمام مروجہ طریقوں مثل یونانی۔ ڈاکٹری۔ ویدک۔ ہومیوپیتھک وغیرہ کے اصولوں پر محققانہ و منقدانہ بحث کرنا اور انکے غلط مسائل کو پختہ دلائل کے ساتھ رد کرنا اور انکے صحیح مگر مختلف فیہ مسائل کو باہم تطبیق دیکر ایک جدید لیکن مکمل اور صحیح طب کا ملک میں قائم کرنا اس رسالے کا خاص اور پہلا مقصد ہوگا۔

(۲) انجمن خادم الحکمت کی طبی خدمات۔ جدید علمی نکات اور نئے نئے تجربات سے پبلک کو آگاہی دینا۔

(۳) مایوس العلاج مریضوں کو طب جدید کے ماتحت صحیح مشورہ دینا۔

---

ہر قسم کی خط و کتابت و ترسیل زر پتہ ذیل پر ہونی چاہیئے۔

حکیم احمد الدین بانی انجمن خادم الحکمت

شاہدرہ۔ لاہور

اور حکیم احمد الدین جالندھر نے شائع کیا

# قواعد رسالہ

(۱) عام سالانہ قیمت تین روپیہ۔ طالب علموں سے دو روپیہ آٹھ آنہ اُمرا سے پانچ روپیہ جو کہ ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی۔ مابعد کا کوئی حساب نہیں ہے البتہ باقساط ادا کر سکتے ہیں۔ مثلاً ایک روپیہ چار ماہ کے لئے اور ڈیڑھ روپیہ چھ ماہ کے لئے بھیجکر جاری کرا سکتے ہیں۔ اور میعاد ختم ہونے پر اسیقدر قیمت اور بھیج سکتے ہیں۔

(۲) قیمت رسالہ بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔ یا وی۔پی ارسال کرنے کی اجازت بخشیں۔ بلا اجازت کسی صاحب کے نام رسالہ وی۔پی نہ ہوگا۔ کیونکہ محکمہ ڈاک کے نئے قانون کے مطابق وی۔پی کا خرچ اب بجائے ایک آنہ کے تین آنہ ہوگیا ہے۔ تو بلا اجازت بھیجنے پر اگر وی پی واپس آجائے۔ تو کارخانہ کا سخت نقصان ہوگا۔

(۳) تمام علمی سوالات مفت درج رسالہ ہونگے۔ لیکن تشخیصی سوالات جو کسی مریض کے متعلق طبی مشورہ کے رنگ میں ہوں وہ سوالات اگر عام اطباء سے ہوں۔ تو دو آنہ فی سوال اور اگر مدیر رسالہ سے خاص ہوں تو دو روپیہ فی سوال اسکے ہمراہ بھیجنا ضروری ہوگا ورنہ تلف کر دیئے جائینگے۔ البتہ ممبران انجمن خادم الحکمت کے اپنے اور انکے اہل وعیال کے متعلق ایسے سوالات مفت درج ہو سکتے ہیں۔

(۴) عارضی طور پر تبدیل مقام کے لئے اپنے ڈاک خانہ میں اطلاع کر دینی چاہیئے۔ اگر ہمیشہ کے لئے یا کم از کم چھ ماہ کے لئے جگہ تبدیل کی ہو تو دفتر کو آگاہ فرما دیا کریں تاکہ آپ کا پتہ تبدیل کر دیا جائے ورنہ رسالہ نہ پہنچنے کا دفتر ذمہ وار نہ ہوگا۔

(۵) جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا لفافہ آنا چاہیئے۔

(۶) نمونہ کا پرچہ چار آنہ کے ٹکٹ آنے پر روانہ ہو سکیگا۔

منیجر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# حفظِ صحت

از حکیم احمد الدین موجد طب جدید

حالانکہ مناسب تو یہ تھا کہ علم خواص الاشیاء کی ترقی کے ساتھ ساتھ علم حفظ صحت بھی ترقی کرتا۔ کیونکہ یہ مسلمہ صداقت ہے کہ خواص الاشیاء کے ذریعہ سے ہی صحت میں ترقی یا تنزل پیدا ہوا کرتا ہے۔ اور اسی علم کا جاننے والا عند العقل اس امر کا مستحق ہے کہ وہ اپنی صحت موجودہ کو قائم کر سکے۔ کیونکہ ایسے ہی اشخاص اپنے علم کی صحت افزا چیزوں کا استعمال کر کے ان سے فوائد حاصل کر سکتے ہیں اور صحت ربا چیزوں کے استعمال سے بچتے اور پرہیز کرتے ہیں۔ مگر برخلاف اس کے ہم دیکھتے ہیں کہ جوں جوں خواص الاشیاء کا علم بڑھتا گیا ہے صحت کا پھول دن بدن کملاتا گیا ہے۔ دیکھنا چاہئے کہ وہ قومیں جو کہ مہذب ہیں۔ باوجود علم خواص الاشیاء کے اور باوجود اپنی صحت کی حفاظت میں سخت کوشاں ہونے کے آئے دن مریض ہوتی رہتی ہیں۔ اور انکی صحت ہمیشہ ہی کمزور سی رہتی ہے۔ جو ادنےٰ ادنےٰ وجوہات سے زائل ہو جاتی ہے۔ لیکن انکے مقابلہ میں وہ لوگ جو غیر مہذب اور غیر تعلیم یافتہ ہیں۔ ان کی صحت نسبتاً اچھی ہے۔ چنانچہ وہ لوگ اکثر صحیح رہتے ہیں۔ اور شاذ و نادر کبھی بیمار ہوتے ہیں۔ آخر اس کی کیا وجہ ہے۔ عام طور پر اس کی وجہ لوگ دیہات اور شہر کی آب و ہوا کو بیان کیا کرتے ہیں۔ جو غلط ہے۔ کیونکہ ہم جب دیہات میں نظر کرتے ہیں تو دیہات میں بھی جو لوگ مہذب اور پھونک پھونک کر قدم رکھنے والے ہیں۔ انہیں کی صحت عموماً کمزور رہتی ہے۔ باقی سب لوگ ہنستے کھیلتے رہتے ہیں۔ اسی طرح شہروں میں بھی ہم دیکھتے ہیں تو جنہیں علم خواص الاشیاء حاصل ہے۔ نسبتاً ان کی صحت بہت کمزور ہے۔ جو کہ ادنےٰ

ادنےٰ اسباب سے معرض خطر میں پڑ جاتی ہے۔ لیکن اسی شہر میں ایسی آب و ہوا میں کچھ ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو بہت کم بیمار ہوتے ہیں۔ اور وہ عموماً وہی ہوتے ہیں جو غیر تعلیم یافتہ اور علم خواص الاشیاء سے نابلد ہوتے ہیں جس سے ثابت ہے کہ مہذب لوگوں کی صحت ضرور کمزور ہوا کرتی ہے۔ ہاں اس امر کا مجھے اقرار ہے کہ دفعیہ امراض اور علاج معالجہ یعنی گئی ہوئی صحت کو واپس لانے کے علم میں مہذب لوگ بمقابلہ غیر مہذب لوگوں کے اعلےٰ درجہ پر پہنچے ہوئے ہیں۔ کیونکہ عموماً دیکھا جاتا ہے کہ مہذب لوگ جب بیمار ہوتے ہیں تو جلد شفایاب ہو جاتے ہیں۔ لیکن غیر مہذب لوگ جلدی صحتیاب نہیں ہوتے۔ جس سے ثابت ہو جاتا ہے کہ علم اور تہذیب نے صحت کو واپس لانے کے علم میں تو بیشک ترقی کی ہے۔ لیکن صحت کی حفاظت کرنے کے علم میں بالکل ترقی نہیں کی۔ ترقی کرنا تو کجا اُلٹا تنزل اختیار کیا ہے۔ چاہئے تو یہ تھا۔ کہ مہذب اور تعلیم یافتہ لوگ بہ نسبت غیر مہذب لوگوں کے بہت کم بیمار ہوتے۔ کیونکہ وہ لوگ علم خواص الاشیاء سے واقف ہوتے ہیں۔ اور اگر شاذ و نادر مریض ہو بھی جاتے تو بہ برکت اس علم خواص الاشیاء کے بہت جلد صحت یاب ہو جاتے۔ مگر جاہل لوگ بوجہ اپنی ناواقفی اور جہالت کے بار بار بیمار ہوتے اور بہت دقتوں کے بعد صحت پذیر ہوتے۔ لیکن امر واقع کو جب ہم دیکھتے ہیں۔ تو اگرچہ صحت کو واپس لانے کے علم میں تو یہی صحیح نتیجہ برآمد ہوتا ہے۔ یعنی مہذب لوگ بیماریوں سے جلد شفایاب ہوتے ہیں اور غیر مہذب نہایت دقتوں کے بعد بلکہ اکثر اوقات ایک مرض سے دوسری مرض اور دوسری سے تیسری مرض میں مبتلا ہوتے چلے جاتے ہیں۔ لیکن حفظ صحت میں معاملہ بالکل برعکس ہے۔ کیونکہ اہل علم لوگ بمقابلہ جہلاء کے اور مہذب لوگ بمقابلہ غیر مہذب لوگوں کے زیادہ جلد جلد بیمار ہوتے ہیں۔ اور ان کی صحت عوام کے مقابلہ پر نہایت کمزور ہوتی ہے۔ جو کہ ادنےٰ ادنےٰ اسباب سے متغیر ہونے کو تیار رہتی ہے۔

(باقی دارد)

# افعال الاعضا

از جناب حکیم مولوی عبدالغنی صاحب سکنہ جھیورانوالی

اور فضلہ جو حرکات دودیہ کے سبب سے چھوٹی آنتوں کے آخری حصے میں پہنچتا ہے۔ اس کا رنگ زردی مائل اور اس کی بو پاخانہ کی سی ہو جاتی ہے۔ اور بڑی آنتوں میں چلا جاتا ہے۔ چھوٹی آنتیں تین حصوں میں منقسم ہیں جن کی لمبائی قریباً بائیس فٹ ہے۔

(۱) بارہ انگشتی جسے عربی میں اثنا عشری اور انگریزی میں ڈیو ڈی نم Deodinum کہتے ہیں۔ یہ پہلی آنت ہے۔ جو معدے کے نچلے سوراخ (بواب) سے شروع ہوتی ہے۔ وجہ تسمیہ نام سے ظاہر ہے۔ کہ بارہ انگشت یا قریباً ۹ انچ لمبی ہوتی ہے۔ اس میں صفرا اور لبلبہ کی نالیاں کھلتی ہیں۔

(۲) خالی انتڑی جسے عربی میں صائم اور انگریزی میں جے جونم Jejunum کہتے ہیں۔ اس کو صائم اس لئے کہتے ہیں۔ کہ یہ سب سے جلدی خالی ہو جاتی ہے۔ نیز اس میں عروق حیاذیہ نسبتاً زیادہ ہیں۔

(۳) پیچیدہ انتڑی۔ جسے عربی میں دقاق۔ لفائف اور انگریزی میں الی ام Ileum کہتے ہیں۔ خالی اور پیچیدہ انتڑی کا مقام اتصال (ملنے کی جگہ) ظاہر نہیں ہوتا۔ ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ دونو علیحدہ علیحدہ نہیں۔ بلکہ ایک ہی ہیں۔

## بڑی آنتوں کے خواص

بڑی آنتیں جنہیں عربی میں امعاء الاغلاظ اور انگریزی لارج انٹس ٹائنز Large Intestines کہتے ہیں۔ چھوٹی آنتوں سے زیادہ مضبوط اور موٹی ہوتی ہیں۔ سبب یہ ہے۔ کہ فضلہ کے یہاں تک پہنچنے پر اس میں سے

رطوبت کسی قدر جذب ہو جاتی ہے۔ اور اتنی نرمی نہیں رہتی۔ جتنی کہ چھوٹی آنتوں میں تھی۔ دوسرے چھوٹی آنتوں میں مواد بتدریج اوپر سے نیچے کی طرف آتا ہے۔ مگر یہاں اُلٹا نیچے سے اوپر کی طرف جانا پڑتا ہے۔ کیونکہ معاقولون دائیں طرف سے سیدھی اوپر کو چڑھتی ہے۔ جو اس کا صاعد حصہ (یعنی چڑھنے والا حصہ) کہلاتا ہے۔ اور معدے کے قریب ناف سے اوپر کی طرف سے گذرتی ہوئی بائیں جانب جاتی ہے۔ جو اسکا مستعرض (چوڑا) حصہ کہلاتا ہے۔ پھر طحال کے قریب سے نیچے اُترتی ہے۔ اس حصے کو نازل (اُترنے والا) کہتے ہیں۔ ملاحظہ ہو شکل ہذا

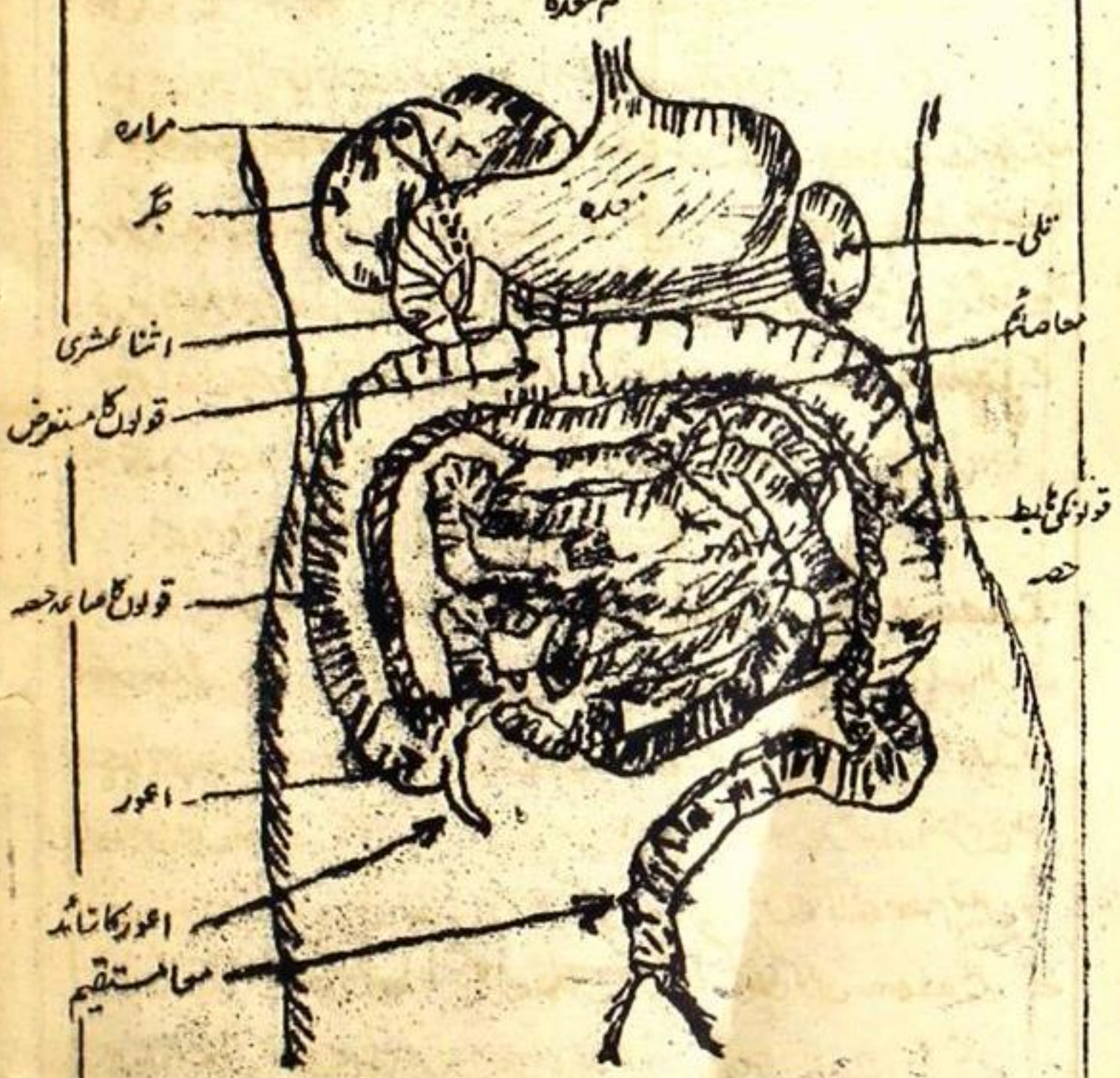


غرض یہ آنت سارے پیٹ میں چکر لگاتی ہے۔ اسی وجہ سے انکے عضلاتی پردے مضبوط اور موٹے ہوتے ہیں۔ کہ فضلات کو آسانی سے دھکیل سکیں۔ چھوٹی آنتوں

اور بڑی آنتوں کے مقام اتصال (ملنے کی جگہ) پر اندرونی طرف غشاء مخاطیہ کا ایک چھوٹا سا زائد ٹکڑا ہوتا ہے۔ جو درمیانی سوراخ کو بند رکھتا ہے۔ اس کے راستے چھوٹی آنتوں سے تو فضلہ بڑی آنتوں کی طرف گذر سکتا ہے۔ مگر بڑی آنتوں سے واپس نہیں جا سکتا۔ اور ایسی فائدے کی غرض سے اُس خالق حقیقی نے اُسے پیدا بھی کیا ہے۔ اس کو اردو میں کواڑی۔ اور عربی میں صمام کہتے ہیں۔

بڑی آنتوں میں ایک معمولی سا ہضم بھی ہوتا ہے۔ یعنی کچھ رطوبات جو ان سے مترشح ہوتی ہیں۔ مواد میں مل کر باقی ماندہ اثر کو جو اس میں قابل ہضم ہوتا ہے۔ حل کرتی ہیں۔ اور پھر وہ اثر عروق جاذبہ کے ذریعے جذب ہو جاتا ہے۔ محض فضلہ ہی باقی رہ جاتا ہے۔

اسبات کی تائید میں حکما کا تجربہ شاہد ہے۔ کہ بعض ایسی بیماریوں میں جن میں مریض کھا پی نہیں سکتا مثلاً خناق۔ عسر البلع (مشکل سے نگلنا) وغیرہ۔ تو غذا بذریعہ پچکاری براستہ مقعد داخل کرتے ہیں۔ جس سے کچھ نہ کچھ ہضم ہو کر تغذیہ کا کام دے جاتا ہے۔ گو پورے طور پر تو ہضم نہیں ہوتا۔ کیونکہ یہ قدرتی طریق کے برخلاف ہے۔ مگر پھر بھی فائدے سے خالی نہیں۔

بڑی آنتیں بھی چھوٹی آنتوں کی طرح تین ہوتی ہیں۔

(۱) اندھی انتڑی جس کو عربی میں اعور اور انگریزی میں سیکم Caecum کہتے ہیں۔ یہ حصہ سب سے موٹا اور چھوٹا ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ ایک طرف سے پیچیدہ انتڑی ملتی ہے۔ جن کے درمیان کواڑی لگی ہوتی ہے۔ جو فضلہ کو واپس جانے سے روکتی ہے۔ اور دوسری طرف سے قولون (خمدار انتڑی) ملتی ہے۔ نیز اس کے ساتھ ایک زائد نلی لگی ہوتی ہے۔ جس کا فائدہ معلوم نہیں۔

(۲) خمدار انتڑی جسے عربی میں قولون اور انگریزی میں کولن Colon کہتے ہیں اسکا ذکر گذر چکا ہے۔

(۳) سیدھی انتڑی جسے عربی میں معا مستقیم اور انگریزی میں ریکٹم Rectum کہتے ہیں۔ یہ سب سے آخری حصہ ہے۔ جو ایک طرف قولون سے اور دوسری طرف

مقعد سے جڑتا ہے۔ اس کے آخری سرے پر دو عضلے ہیں۔ جن میں باہر والا اختیاری اور اندر والا غیر اختیاری ہے۔ ان عضلوں کو عضلہ عاصرہ بیرونی اور عضلہ عاصرہ اندرونی کہتے ہیں۔

## براز اور اس کی بُو

وہی فضلہ غذائی (جس کا پیچھے ذکر ہو چکا ہے) جو امعاء سے گذرتا ہوا مقعد سے خارج ہوتا ہے۔ **پائخانہ یا براز** کہلاتا ہے۔ اس کے اخراج کی تفصیل یہ ہے کہ جب اس کے خارج کرنے کی حاجت محسوس ہوتی ہے تو قوت ارادی کی مدد سے عضلات شکم امعاء پر دباؤ ڈالتے ہیں۔ اور امعاء کے عضلات سکڑ کر فضلہ کو دھکیلتے ہیں۔ نیز انکے سکڑنے سے عضلہ عاصرہ بیرونی کھلتا ہے۔ اور فضلہ خارج ہو جاتا ہے۔ اگر امعاء اور عضلات عاصرہ کا فعل درست ہو۔ تو پاخانہ کی حالت درست ہوتی ہے۔ جیسی کہ عام طور پر صحت کی حالت میں ہوتی ہے۔ یعنی نہ وہ بہت نرم ہوتا ہے۔ اور نہ بہت سخت۔ نہ خارج کرنے کے واسطے اینگھنا اور زور لگانا پڑتا ہے۔ اور نہ مقعد اس سے آلودہ ہوتی ہے۔

لیکن اگر کوئی نقص ہو۔ تو پاخانہ بھی درست نہ ہوگا۔ مثلاً اگر چھوٹی آنتوں میں سوزش ہو۔ یعنی ان میں دوران خون کی تیزی ہو۔ اور ان کا ترشح بڑھ جائے تو ان کا فعل اخراجیہ تیز ہو جائیگا اور پاخانہ بصورت پتلی خارج ہوگا۔ جو مقدار میں زیادہ اور زردی مائل مٹیالا سا ہوگا۔ اور اگر بڑی آنتوں میں سوزش ہو۔ تو پاخانہ سفیدی مائل ہوگا۔ اور مقدار میں کم ہوگا۔ پیچش سے آئیگا۔ اور مقعد آلودہ ہوگی۔ اسی طرح اگر امعا میں ترشح کم ہوگا۔ یعنی دوران خون کم ہو۔ تو فعل اخراجیہ کم ہوگا۔ اور پاخانہ زیادہ خشک ہوگا۔ قبض سے آئیگا۔ اور زور سے رینگھنا پڑیگا۔ وغیرہ وغیرہ۔

**بُو** کے متعلق قدما اور متاخرین کا اختلاف ہے۔

(باقی دارد)

# علاج الامراض

گزشتہ سے پیوستہ
از مولوی حکیم حبیب صاحب

## باب (۱)

مثلاً اعضاء انہضام میں سے کسی عضو کی کمزوری کی وجہ سے ہو یا کہ اعضاء مصفی خون میں سے کسی عضو کی کمزوری سے اور یا کہ کسی غیر جنس چیز کے خون میں سرائت کر جانے سے خون کا بگاڑ ہوا ہو۔

اعضاء انہضام کی امراض یہ ہیں۔ ضعف معدہ۔ ضعف امعاء۔ ضعف جگر وغیرہ اعضاء مصفیٰ خون کی امراض یہ ہیں۔ آتشک۔ خنازیر۔ وجع المفاصل نقرس وغیرہ غیر جنس اشیاء کی فہرست یہ ہے۔ پارہ رسیسہ۔ تانبہ وغیرہ وغیرہ۔

**علاج**۔ اگر سردی لگنے سے درد ہو تو گرمی پہنچانے کے واسطے گرم ٹکور کریں یا گرم مالش کریں۔ لذع اور خراش اور سوزش پیدا کرنے والے طلاء وضماد کرائیں۔ تاکہ جو نقص سردی سے پیدا ہوا ہے وہ رفع ہو جائے۔

اور اگر شانہ کا کوئی مرض مثل ورم وغیرہ ہو تو اسکا علاج حسب نوعیت مرض ہوگا۔ اور اگر اعضاء انہضام یا اعضاء مصفیٰ خون میں سے کسی عضو کی کمزوری سے خون اپنی اصل حالت پر نہ رہا ہو تو اسکا علاج دو قسم پر ہے۔ اول یہ کہ درد کی جگہ پر مخدر اشیاء کا استعمال کیا جائے خواہ طلاء وضماد کے طور پر خواہ مالش کے طور پر تاکہ وہاں کے اعصاب جو کہ ذی حس ہو رہے ہیں بطی الحس ہو کر ایذا دینا چھوڑ دیں۔ تاکہ اصل مرض کا علاج ہوتے تک مریض تکلیف نہ اُٹھاتا رہے۔ اس غرض کے حاصل کرنے کے واسطے روغن دھتورہ۔ روغن بیٹھا۔ تیلیہ۔ روغن بیر وغیرہ۔ روغن جائفل۔ روغن کچلہ۔ روغن کاہو وغیرہ کی مالش کرنا چاہئے۔ ان تمام روغنوں کے نکالنے کی ترکیب علم الادویہ میں آئے گی۔ اگر ان مخدر روغنوں میں سے کوئی روغن بھی موجود نہ ہو تو یہ چیزیں لیکر

بطور ضماد وغیرہ کے استعمال کر سکتے ہیں۔ یا افیون اور تمباکو اور اجوائن خراسانی وغیرہ کے اجزاء سے بھی ضماد وغیرہ بنا سکتے ہیں۔ یہ سب چیزیں تخدیر کی تاثیر رکھتی ہیں۔

دوسری قسم علاج کی وہ ہے کہ جس اندرونی عضو کی فعلی بے اعتدالی سے خون میں خرابی واقع ہوئی ہو۔ اس خاص عضو کا علاج کیا جائے۔ چونکہ وہ امراض بہت سی اقسام ہیں جو بعض آلات انہضام کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں۔ اور بعض ان اعضاء کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں جو قدرت نے صفائی خون کے واسطے مقرر کر رکھے ہیں۔ سو ان کا علیحدہ علیحدہ بیان لکھنا موزون و مناسب نہیں ہے۔ بلکہ ان تمام امراض کا اپنی اپنی جگہ لکھا جانا ہی احسن ہے معالج اپنی یادداشت اور ذہانت سے خود بخود معلوم کر سکتا ہے کہ کس عضو کی بے اعتدالی سے خون فاسد ہو رہا ہے۔ اور اس تشخیص میں تمام اعضاء کے افعال اور ان کی بے اعتدالی کی علامات جن کا بارہا بیان ہوتا رہیگا معالج کی رہنمائی کے واسطے کافی ہیں۔ لیکن اگر کسی رسولی یا ہڈی وغیرہ کے دباؤ سے عصبی درد ہو تو رسولی کا علاج کرنا چاہئے۔ جیسا کہ باب ادرام کے فصل رسولی میں لکھا جائیگا

## فصل آٹھویں

**وجع المرفق** یعنی کہنی کا درد۔ یہ درد دو قسم پر ہے اول وہ جو کہ بیرونی آفات مثل ضربہ وسقط وغیرہ سے پیدا ہو سو اسکا علاج وغیرہ باب امراض المقام میں آئیگا۔ دوم وہ جو اندرونی اسباب یعنی بعض دیگر اعضاء اندرونی کی افعالی بے اعتدالی سے پیدا ہو سو وہ پھر دو قسم ہے۔ اول، وہ جو کہ آلات انہضام کی کمزوری سے پیدا ہو دوم وہ جو کہ اعضائے مصفّٰے خون کی کمزوری سے پیدا ہو۔ جو اعضائے انہضام کی کمزوری سے پیدا ہوتی ہے وہ نرم قسم کی درد ہوا کرتی ہے جو کہ کار و بار میں تو اگرچہ کسیقدر رکاوٹ ہوتی ہے۔ کیونکہ کام کے وقت بعض اوقات زیادہ درد ہو جاتا ہے۔

(باقی دارد)

# علم الادویہ

از حکیم احمد الدین موجد طب جدید

**قدر خوراک** - مسکن کے طور پہ ۲ رتی سے ۱ ماشہ تک لیکن مخدر کے طور پہ ۱ ماشہ سے ۲ ماشہ تک -

**علامات زہریلا** - اگر زیادہ مقدار میں کھائی جائے تو آنکھ کی پتلی کے زیادہ پھیل جانے سے بینائی کم ہو جاتی ہے - ناک اور منہ اور حلق نہایت خشک ہو جاتے ہیں - غنودگی اور قدرے ہذیان ہو جاتا ہے -

**نوٹ** - یہ دوائی باوجود مخدر ہونے کے قابض نہیں ہے بلکہ چھوٹی عمر والوں کو اس دوا کی برداشت زیادہ ہوتی ہے - لیکن جسقدر عمر بڑھتی جائے اس کی برداشت کم ہوتی جاتی ہے -

**مرکبات** - رب بنج یعنی اجوائن خراسانی کا ست - اس کے تازہ پتے پھول - ڈنٹھل اور نرم نرم شاخیں لیکر ہاون دستہ میں خوب کوٹیں - پھر اسکو نچوڑ کر عصارہ نکالیں بعدہ عصارہ کو صافی میں ڈال کر چھانیں - خوب صاف کرنے کے بعد آگ پر رکھکر پکائیں حتےٰ کہ سبزی پھٹکر پھانی الگ ہو جائے جس طرح دودھ پھٹکر پانی الگ ہو جایا کرتا ہے - جب عصارہ پھٹ جائے تو پھر اسکو چھان لیا جائے جو سبزی الگ ہو جائے اسکو کسی صاف برتن میں ڈھک کر علیحدہ محفوظ جگہ میں رکھدیں - اور جو پانی نکلا ہے اسکو پھر آگ پر پکائیں حتےٰ کہ اس پانی میں لیسدار مادہ مثل فالودہ یا سفیدی بیضہ کے قوام کے پیدا ہو جائے پھر اس سیال کو چھانیں تاکہ وہ لیسدار مادہ خارج ہو جائے جس کو ضائع کر دینا چاہیئے - کیونکہ اس کی ضرورت نہیں ہے - لیکن اس چھنے ہوئے صاف سیال کو پانی کی بھاپ پر رکھ کر پکائیں - حتےٰ کہ غلیظ مثل شربت یا شہد کے ہونا شروع ہو - اس وقت وہ سبزی جو کہ علیحدہ محفوظ رکھی ہوئی تھی

اس کو سیال میں ملادیں اور بھاپ پر نہایت غلیظ القوام کریں جتنے کہ گولیاں بنانے کے قابل قوام ہو جائے پھر بھاپ سے نیچے اُتار کر سرد کریں تاکہ خشک ہو جائے۔

**خوراک** رتی سے ۴ رتی تک (مخدر حیثیت میں) ایک ماشہ تک بھی دے سکتے ہیں۔

**مرکب دوم**۔ عصارہ بنج یعنی اجوائن خراسانی ۲ رس۔ اس کے پھول پتوں وغیرہ اجزاء کو تازہ بتازہ لیکر خوب کوٹیں اور نچوڑ کر ایک سیر رس نکالیں پھر اس رس کو آگ پر چھاڑ کر سبزی کو علیحدہ کریں اور پانی کو پھر آگ پر پکائیں جب لیسدار مادہ ظاہر ہو جائے تو اس سیال کو صاف کر کے پانی کی بھاپ پر غلیظ القوام کریں۔ پھر سبزی اس میں ملا کر ایک سیر شہد خالص بھی اضافہ کر کے بھاپ پر پکائیں۔ جب وزن دوائی ڈیڑھ سیر وزن پر آجائے تو بھاپ سے اُتار کر محفوظ کر لیں۔

**قدر خوراک** ۱ ماشہ سے ایک درم تک ہے۔

**مرکب سوم**۔ عرق بنج۔ اجوائن خراسانی (بدالبنج) ایک پاؤ کو پانی میں ڈال کر قرع و انبیق وغیرہ عرق کش آلہ سے قریب اڑھائی تین سیر کشید کریں۔

**خوراک** ۶ ماشہ سے ۲ تولہ تک۔

(۱۲) ارنڈ یا ارنڈی جس کو عربی میں خروع اور فارسی میں بید انجیر ہمارا ملکی درخت ہے۔ دو قسم کا ہوتا ہے۔ مگر فوائد میں دونو یکساں ہیں۔ ایک کا پھل پختہ ہو کر زردی مائل ہو جاتا ہے۔ دوسرے کا سرخی مائل سرخ کو جو گیا ارنڈ بولتے ہیں۔

**حصص مستعملہ**۔ اس کے بیج کا مغز اور اسکا تیل ملین اور مسہل فائدہ میں دونو جزو شریک ہیں۔ الا تلیین اور اسہال قوت میں دونو جدا جدا حیثیت رکھتے ہیں۔ اور علاوہ ان دونوں صفات کے دیگر فوائد میں بھی اسکا باہم اختلاف ہے

اس واسطے ان کا علیحدہ علیحدہ بیان لکھکر توضیح کردی جاتی ہے۔

پس یاد رہے کہ مغز ارنڈ میں اس کے تیل کی نسبت مسہلہ طاقت زیادہ ہے۔ جتنے کہ تیل کے مقابلہ میں مغز میں دس گنا طاقت ہے۔ نیز مغز کے استعمال سے مریض کے معدہ میں کسی قدر سوزش ہوکر اکثر قے۔ گھبراہٹ اور بے حسی پیدا ہو جاتی ہے۔ بلکہ بعض طبائع میں بہت ہی تکلیف کا باعث ہو جاتا ہے۔ لیکن تیل کے استعمال سے کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مغز ارنڈ میں کوئی ایسا مادہ ہے جو معدہ میں ورزش کا باعث بن جاتا ہے۔ مگر وہ مادہ تیل میں نہیں آتا یا اگر آتا ہے۔ تو بہت کم مقدار میں آتا ہے۔ بیرونی استعمال سے بھی ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ مغز کا خماد جس حصہ جلد پر کیا جائے۔ وہاں کسیقدر سوزش پیدا کرکے

..... وہاں خون کو زیادہ لاتا اور اس جگہ کو سرخی مائل کردیتا ہے منہ میں رکھ کر چبانے سے زبان پر خراش پیدا کرتا ہے۔ لیکن تیل کو جلد پر لگانے یا مالش کرنے سے کسی قسم کی سوزش یا خراش پیدا نہیں ہوتی بلکہ جلد کی تمام خراشوں اور سوزشوں پر لگانے سے مسکن تاثیر پیدا کرتا ہے۔ حتےٰ کہ آنکھ جیسی نرم جگہ میں اس کو سلائی سے لگانا مسکن آشوب چشم ہے چنانچہ اگر آنکھ میں چونہ وغیرہ اشیاء پڑ جائیں اور آنکھ میں درد اور سوزش پیدا ہو جائے تو اس کے تیل کے دو تین قطرات آنکھ میں ڈالنے سے اس درد و سوزش میں تخفیف ہو جاتی ہے۔ وجع مفاصل مزمن میں تیل کی مالش مسکن تاثیر پیدا کرتی ہے۔ پھر آگ سے جلی ہوئی جگہ پر اسکا لگانا تسکین پیدا کرتا ہے۔

ہمارے اکثر اطباء اس کو سخت گرم مانتے ہیں۔ اس وجہ سے اس کو عام طور پر مریضوں کو استعمال نہیں کراتے مگر میں اپنے وسیع تجربہ کی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ یہ خیال بالکل غلط ہے۔ بلکہ اکثر مسہلہ چیزوں کے مقابلہ میں کم گرم ہے۔ گرم سے میری مراد کسی مزاج حارہ کا اظہار کرنا نہیں ہے بلکہ یونانی اطباء

نے جو علامت حارادویہ کے لکھے ہیں۔ جیسے قے لانا یا قلق و اضطراب پیدا کرنا پیاس لگانا پیٹ میں یا امعاء میں درد کرنا یا پیچش اور مروڑ پیدا کرنا وغیرہ وغیرہ جو علامات دیگر تمام مسہلات میں کم و بیش ہوتے ہیں۔ وہ اس میں نہیں ہیں روغن بید انجیر معدہ میں کسی قسم کی سوزش اور خراش قطعاً نہیں کرتا بلکہ تسکین کرتا ہے اس واسطے معدہ و امعاء کے ورم اور زخم وغیرہ میں دوسرا کوئی مسہل نہیں دے سکتے۔ مگر اس کو بلاخوف دے سکتے ہیں۔ بخاروں کی حالت میں خصوصاً وہ بخارات جو کہ اعضاء نخرائیہ کی خراش۔ سوزش اور ورم وغیرہ کی وجہ سے ہوں کوئی دوسرا جلاب نہیں دے سکتے وہاں اسکا استعمال نہایت مناسب ہے۔ البتہ وزن مناسب سے زیادہ اگر دیا جائے تو زیادتی حجم کی وجہ سے تکلیف بھی دیتا ہے۔ مگر مناسب وزن میں بالکل تکلیف نہیں دیتا۔

اس تیل کے استعمال کے چار پانچ گھنٹہ بعد بغیر درد و پیچش کے دست آنے شروع ہو جاتے ہیں۔ اور دستوں کے بعد قبض بھی عموماً پیدا نہیں ہوتی جیسے دیگر تمام قسم کے مسہلات کے بعد ہو جایا کرتی ہے۔

**مرضعہ** (دودھ پلانے والی) عورت کو دینے سے اس کے شیر خوار بچہ پر بھی تلیین کی تاثیر ہو جاتی ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ تیل کسیقدر معدہ میں غذا کی طرح جذب ہو کر خون میں بھی مل جاتا ہے۔ اور دودھ کے ساتھ اخراج پاتا ہے۔

اس کے استعمال سے مقعد میں بھی چنداں خراش نہیں ہوتی جیسے دیگر مسہلات کے بعد ہوا کرتی ہے۔ چنانچہ بواسیر اور شقاق مقعد وغیرہ امراض کے مریضوں پر اسکا استعمال بلا کسی خطرہ کے ہو سکتا ہے۔

**طریق استعمال**۔ مغزوں کو اس وقت استعمال کریں جب روغن نہ مل سکے یا مغزوں کے استعمال کی خاص ضرورت ہو سو مغزوں کو پانی یا دودھ میں گھوٹکر شیرہ نکال کر پلائیں یا پیسکر تھوڑی سی کھانڈ ملا کر پھانک لیں۔

(باقی دارد)

# مراسلات

## مراسلہ ۱

مکرم بندہ جناب حکیم صاحب

السلام علیکم۔ رسالہ تبصرہ بابت ماہ مئی ۱۹۲۱ء کے مراسلہ نمبر ۲ میں کسی صاحب نے میرے متعلق تحریر فرمایا ہے۔ کہ میں اس تحریر کو نہایت ناموزون سمجھتا ہوں اس لئے کہ حیات نسواں کا نسخہ تحریر نہیں کیا گیا۔ اور رسالہ تبصرہ کو اشتہار کا کالم سمجھکر دوائی مشتہر کی گئی ہے وغیرہ وغیرہ۔ نہایت افسوس سے تحریر کرتا ہوں۔ کہ حکیم صاحب نے خواہ مخواہ مجھ کو مورد الزام کیا ہے۔ مجھے پندرہ سال طبی پریکٹس کرتے گذر گئے ہیں۔ اس اثنا میں میں نے کبھی کسی دوائی کا اشتہار نہیں دیا۔ بلکہ میں اشتہار بازی کا سخت مخالف ہوں۔ اور نہ اب رسالہ کو اشتہاری کالم سمجھکر دوائی کے مشتہر کرنے کی میری غرض تھی۔ میں نے تو محض خیر خواہی سے طبی عملی مشورہ دیا تھا۔ کہ آپ ایسا دستور العمل فرماویں۔ اگر سائل صاحب کچھ دلچسپی ظاہر کرتے اور نسخہ کے شائع کرنیکے مستدعی ہوتے۔ تو بلا عذر نسخہ لکھ دیا جاتا۔ میں انجمن کا ممبر ہوں۔ مجھے بخل سے کچھ سروکار نہیں۔ میں اپنی ناچیز اور بالکل محدود مجربات معلومات شائع کرنے کو تیار رہوں۔ خواہ مخواہ کسی پر بدظنی کرلینا دانائوں کا شیوہ نہیں۔ مگر چونکہ سائل صاحب سے کسی قسم کا جواب موصول نہیں ہوا۔ اس لئے مدعی سست گواہ چست والا معاملہ ہے۔

(خاکسار سید فضل حسین حکیم (موجد حیات نسواں) بھگتانوالہ دروازہ امرتسر

(بے شک آپ کا لکھنا بجا ہے۔ آپ کی نیت صاف تھی اور آپ کی تحریر کو خواہ مخواہ بخل کی طرف منسوب کیا گیا۔ لیکن چونکہ آپ نے اس دفعہ پھر نسخہ نہیں لکھا لہذا گمان غالب ہے کہ پھر وہی صاحب یا انکے ہمراہ کوئی اور صاحب بھی پھر اس پہلو تھی کا نام بخل رکھ دیں۔ اس واسطے میں آپ سے استدعا کرتا ہوں کہ آپ بلا کم و کاست وہ نسخہ صرف میرے استفسار پر لکھدیں تاکہ ناظرین کو ملال نہ ہو (اڈیٹر)

مراسلہ ۲

# امتیازی انعام

## و

## جمیع حامیانِ فن کی خدمت میں پیغام

ایہا الاحباب، آپ حامیان پر مخفی نہیں۔ کہ رسالہ تبصرۃ الاطبار چھ ماہ سے مضامین متحققہ کی اشاعت کر رہا ہے۔ اور بہ بانگ دہل اصحاب بصیرت پر آفتاب کی طرح روشن ہے۔ کہ اس اثنار میں اس نے اکثر امراض کی نہایت سلیس اور لطیف پیرائے میں فاضلانہ بیان کی ہے۔ وہ امراض پیچیدہ جن کا سمجھنا بعض اصحاب کے لئے ایک معما سے کم نہ تھا۔ ان کی تشریح اسقدر آسان پیرائے میں کی گئی ہے۔ کہ خود بلا تحت اس کی شکر گذار ہے۔ جمیات پر وہ کچھ لکھا ہے۔ کہ بے اختیار دل سے مرحبا نکلتی ہے۔ امراض باہیہ و علم توجیہ پر خوب ہی لکھا ہے۔ افعال الاعضا کے بیانات خاص طور پر مشاقانہ ہیں۔ اگر طریقۂ علاج و اصول معالجہ کا کوئی جسم اور ڈھانچہ فرض کیا جاوے تو افعال الاعضا کی واقفیتیں اس جسم کے اعضا ہیں۔ ماہواری رپورٹوں پر حضرت حکیم صاحب کی طرف سے جو محاکمے شائع ہوتے ہیں۔ انکے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ ایک محقق مشاق اور رجدت آفرین دماغ کے نتیجے ہیں۔

ماہواری رپورٹوں میں بانی انجمن خادم الحکمت کی ایجاد کردہ ادویہ کی کامیابیوں کے اظہار سے اس بات کا پتہ چلتا ہے۔ کہ حکیم صاحب موصوف کی ایجاد کردہ ادویہ اپنے اندر عالمگیر تاثیر رکھتی ہیں۔

حفظان صحت کے مضامین بیان کرنے میں حکیم صاحب ممدوح کی قلم نے ان لوگوں پر خاص احسان کیا ہے۔ جو ڈاکٹری کی بیان کردہ حفظان صحت کی بھول بھلیاں میں تھے۔ ڈاکٹری نے اپنی حفظان صحت کا مطالعہ کرنے والوں کو وہم کی منزل تک پہنچا دیا۔ یہاں تک کہ آخر ان کو Suspect every thing کا مقولہ ایجاد کرنا پڑا۔ حکیم صاحب نے حفظانِ صحت کی بنیاد جن اصول پر رکھی ہے،

یقیناً وہ اوہام مذکورہ کے مواد کے لئے ماء الجبن کا کام دینگے۔

علاج الامراض کے مضمون نو حکیم صاحب موصوف نے امراض الاوجاع سے شروع کیا ہے۔ میں خیال کرتا ہوں۔ کہ یہ تقسیم اپنے اندر ایک خاص حسن اور انتظام رکھتی ہے۔ اور جب یہ نصاب ختم ہوگا۔ تو اطباء کے لئے یہ ایک رہنما ستارے کا کام دیگا مستفسرین کے قلوب اپنے استفسارات کے جوابات سے تسلی پاتے ہیں اکثر بیماروں نے حکیم صاحب موصوف کے علاج جدید کی نہایت تعریف کی۔ جنہوں نے بذریعہ خط و کتابت حکیم صاحب سے علاج کرایا تھا۔

یہ سب کچھ ہے۔ اور انشاء اللہ تعالےٰ ہوتا رہیگا۔ مگر یہ معلوم کرکے کہ رسالہ تبصرۃ الاطبا کے ساتھ بھی جو تحقیقات اور صداقتوں کا حامل ہے۔ وہی سلوک ہو رہا ہے۔ جو دیگر رسالوں کے ساتھ جو کورانہ تقلید کے پلندے ہیں" ہو رہا ہے۔ اگر یہی شب و روز رہے تو کیا عجب ہے۔ کہ صداقت کافور اپنی بے قدری ہوتی دیکھکر اپنے مُنہ پر نقاب ڈال لے۔

تبصرۃ الاطباء نے جب سے میدانِ صحافت میں قدم رکھا ہے۔ اپنے فرائض کو نہایت احسن طور پر پورا کیا ہے۔ اور یہ بات کسی پر پوشیدہ نہیں۔ کہ آجکل صحافت کے میدان کی زمین دلدل بن رہی ہے۔ جس میں کئی رسالوں کے گھوڑے پھنس پھنس کر رہ گئے ہیں۔ لہذا ضرورت ہے اور سخت ضرورت ہے۔ کہ ہم اپنے اس آرگن کو جو ہمارے لئے نہایت عمدہ۔ صالح اور جید الکیموس طبی غذا مہیا کر رہا ہے اس قدر قوت دیں۔ کہ وہ کثرت کار اور قلتِ بدلِ ما یتحلل کی وجہ سے کمزور اور ماندہ نہ ہو جاوے۔ پس اسی غرض کے اظہار سے میں اپنے احباب کی سمع خراشی کے لئے معافی کا خواستگار ہونگا۔

ممبران انجمن خادم الحکمت کے جو فرائض مقرر کئے گئے ہیں۔ ان میں سے دوسرا فرض یہ ہے کہ وہ ان رسائل کی توسیع اشاعت میں کوشاں ہوں جو وقتاً فوقتاً انجمن کی طرف سے شائع ہوں۔ رسالہ تبصرۃ الاطباء چونکہ اکثر احباب کی تحریک اور خواہش کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے حکیم صاحب نے جاری فرمایا تھا۔ اور نیز ان تمام

رسائل کا قائمقام ہے۔ جو گاہ بگاہ انجمن کی طرف سے شائع ہوئے تھے۔ لہذا ممبران انجمن خادم الحکمت کا یہ فرض ہی نہیں۔ بلکہ فرض عین ہے کہ وہ اس کی توسیع اشاعت میں کوشاں ہوں۔ لیکن اس کے علاوہ میں ان احباب کی خدمت میں بھی عرض کرونگا۔ جو طب سے ایک خاص ذوق اور لگاؤ رکھتے ہیں۔ کہ وہ بھی توسیع اشاعت میں حصہ لیکر اپنے طبی ذوق کے ممتاز و مشارالیہ ہونے کا ثبوت دیں۔

میں اس بات کو نہایت سختی سے محسوس کرتا ہوں کہ حکیم صاحب بانی انجمن خادم الحکمت سخت عدیم الفرصت ہیں۔ اور وہ شب و روز رسالہ کے مضامین خطوط کے جوابات اور معالجۂ مرضا میں مصروف رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ تحقیقات و تجربات بھی اپنے لئے حکیم صاحب سے وقت مانگتے ہیں۔ سلسلۂ درس و تدریس میں بھی وقت خرچ ہوتا ہے۔ اب میں اپنے باانصاف بھائیوں سے یہ سوال کرونگا کہ جو شخص طب کی خدمت میں رات دن سرگرم رفتار ہو۔ اور جس کے دل میں برادران فن کی ہمدردی و بہبودی اس طرح کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہو۔ اسے اگر یہ معلوم ہو کہ اس کی تمام کوششیں بے قدری کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہیں اس کو نہ صرف صحت کا نقصان ہوگا۔ بلکہ اسے مالی نقصان بھی برداشت کرنا پڑیگا۔ تو فرمائیے اس کے دل کی کیا کیفیت ہوگی۔ اور آخر ایک انسانی دل کس قدر صدمات کی برداشت کرتا چلا جائیگا۔ ع

دل ہی تو ہے نہ سنگ و خشت درد سے بھر نہ آئے کیوں

مگر میں اس بات کو بھی حکیم صاحب کی فنی ہمدردی اور طبی عشق پر ہی محمول کرونگا کہ باوجود گذشتہ چھ ماہ سے حکیم صاحب نے مالی نقصان ہی برداشت کیا ہے مگر پھر بھی اف تک نہیں کی۔ اور نہایت استقلال اور خاموشی کے ساتھ اپنی ذمہ واری نبھائے چلے جا رہے ہیں۔

حکیم صاحب کی اس کوہ وقاری نے میرے دل پر خاص اثر کیا ہے۔ لہذا میں اپنی طرف سے ایک تجویز پیش کرتا ہوں جس کو امید ہے کہ پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا جائیگا۔

جملہ حامیانِ فن ایک میعاد تک توسیع اشاعت کے لئے خاص الخاص کوشش فرمائیں۔ میں اعلان کرتا ہوں۔ کہ جو صاحب سب سے زیادہ خریدار مہیا فرمائینگے۔ میں ان کی خدمت میں ایک پونڈ بطور انعام پیش کرونگا۔ لیکن اس کے لئے یہ شرط ہے۔ کہ خریداروں کی تعداد بیس سے کسی صورت میں کم نہ ہو۔ اور زیادہ جس قدر ہو۔ اولیٰ ہے۔ ایک پونڈ انعام کے علاوہ صاحب مذکور کو تین مجرب المجرب نسخہ جات جو ہزارہا دفعہ معرض تجربہ میں آکر اپنے بے نظیر ہونیکا ثبوت دے چکے ہیں۔ اور جو اپنی اپنی متعلقہ امراض کے بالخاصہ مفید نسخہ جات ہیں۔ دیئے جائینگے۔ ان میں سے پہلا نسخہ بواسیر کا ہوگا۔ اور دوسرا جریان کا۔ اور تیسرا آتشک کا۔ جو اصحاب انعام حاصل نہ کرسکیں۔ ان کی خدمت میں مذکورہ نسخہ جات پیش کئے جائینگے۔ بشرطیکہ انکے مہیا کردہ خریداروں کی تعداد دس سے کم نہ ہو۔

خلاصہ کلام یہ کہ صرف مذکورہ نسخہ جات حاصل کرنے کے لئے کم از کم دس خریدار مہیا کرنا شرط ہے۔ اور مذکورہ نسخہ جات بمعہ ایک پونڈ اس صاحب کی خدمت میں پیش کیا جائیگا۔ جس کے مہیا کردہ خریداروں کی تعداد سب سے زیادہ ہو لیکن بیس سے کسی صورت میں کم نہ ہو۔

مذکورہ نسخہ جات کے مقابلے میں ایک پونڈ کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔ یہ صرف ایک امتیازی نشان ہے۔ جو فراخ دل و باہمت احباب کو ممتاز کرنے کے لئے اختیار کیا گیا ہے۔ ورنہ اسکا یہ مطلب نہیں۔ کہ وہ روپوں کے محتاج ہیں۔ امتیازی نشانات کی تعیین و تقرر کے لئے میرا ارادہ ہے۔ کہ میں حضرت حکیم صاحب کی خدمت میں چند اور تجاویز پیش کروں۔ امید ہے۔ کہ حکیم صاحب انہیں منظور فرمائینگے۔ حکیم صاحب کی منظوری کے بعد وہ تجاویز منصۂ ظہور میں لائی جائینگی۔

میرے خیال میں مذکورہ امتیازی نشانات کے لئے تین ماہ کی میعاد کافی ہوگی اس مضمون کے تحریر کی تاریخ سے تین ماہ بعد ممتاز احباب کی خدمت میں انعامات ارسال کردیئے جائینگے۔

غالباً کسی صاحب کی طرف سے یہ خواہش ظاہر نہیں کی جائیگی - کہ ہر حالت میں مذکورہ نسخہ جات کا شیوع ہونا چاہیئے - کیونکہ یہ محض ایک امتیازی نشان ہے - جو اپنے لئے ممتاز وجوہ چاہتا ہے - اور یہ ظاہر ہے - کہ امتیازی مدارج اعلےٰ سے اعلےٰ جماعتوں میں بھی پائے جاتے ہیں - والسلام

خادم الحکماء عبدالرحمٰن خاکی ازکوہ مری

**نوٹ** - جو صاحب خریداروں کی فہرست ارسال فرمائیں - اس کے ساتھ اپنے نام وغیرہ کی مفصل اطلاع دفتر رسالہ تبصرۃ الاطباء میں دیتے رہیں - ایسے خریداروں اور خریدار پیدا کنندگان کے اسماء ہر ماہ درج رسالہ ہوتے رہیں -

**(اڈیٹر)** میں آپ کی اس تحریک کو نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں اور آئندہ جو تجاویز آپ پیش کرنا چاہتے ہیں بصد خوشی دیکھنا چاہتا ہوں - واقعی میرے اکثر دوستوں نے جو انجمن خادم الحکمت کے سرگرم ممبر سمجھے جاتے تھے اور مجھے انکی شخصیتوں پر بہت بہت امیدیں تھیں - اور جنہوں نے طرح طرح سے امداد کے عذرے کر رکھے تھے اور بار بار مجھے رسالہ کے اجراء پر اُکساتے رہتے تھے - مجھ سے بیوفائی کا سلوک کیا ہے آج نصف سال سے زیادہ عرصہ رسالہ کو جاری کئے گذر گیا ہے انہوں نے کسی قسم کی کوئی امداد رسالہ کے خریدار پیدا کرنے میں نہیں کی - خریدار پیدا کرنا تو کجا بعض نے خود اپنی طرف سے قیمتیں ادا نہیں کیں بلکہ وی پی واپس کر کے اُلٹا نقصان پہنچانے والے بنے -

مگر مجھے اس کے متعلق رسالہ میں اظہار کرنے میں دو امر مانع رہے - اول یہ کہ اصلاح طب کا کام میں نے جب ابتداء میں شروع کیا تھا تو محض خدا کے فضل اور اپنی قوت بازو کے سہارے پر شروع کیا تھا نہ کہ انکے سہارے پر یہ لوگ تو بعد میں یکے بعد دیگرے میرے رفیق سفر بنے تھے جو کہ اپنے وعدوں کو نباہ نہ سکے - تو میں نے چونکہ رسالہ کا اجراء کسی ذاتی فائدہ کے لئے یا اشتہار بازی کے لئے نہیں کیا جیساکہ رسالہ کی حالت اسپر گواہ ہے بلکہ محض اپنے خیالات کی اشاعت اور فن طب کی خدمت کے لئے کیا ہے - سو اب اس میں اگر کچھ خسارہ ہوگا - تو

قضا و قدر اور قیمت کا تقاضا ہے۔ اور اگر فائدہ میں رہا تو بھی خدا کا فضل و کرم ہے
ینے اپنا فرض ادا کرنا ہے۔

دوسرا امر مانع یہ تھا کہ محض خدا کے فضل و احسان سے بعض احباب پیدا ہو گئے
ہیں۔ جنہوں نے میری اُمید سے بڑھکر امداد کی ہے۔ اور آئندہ ہر طرح سے ترقی
اشاعت رسالہ میں کوشاں ہیں۔ اور نہیں چاہئے کہ میں انکی کسی کوشش کا اظہار
کروں تو پھر میں کیوں اپنے رسالہ کے قیمتی اوراق کو ایسی شکایات سے سیاہ
کرکے ناظرین کی سمع خراشی کا موجب بنوں۔

ہاں اب چونکہ آپ کی کے سبب یہ معاملہ کسیقدر منکشف ہو چکا ہے۔ اس لئے
میں مناسب سمجھتا ہوں کہ دونو قسم کے احباب کی فہرست لکھدوں تاکہ ناظرین
کے دلوں میں معاونین کے متعلق خوش عقیدگی اور اعتبار پیدا ہو اور ان لوگونکی
نسبت بھی علم حاصل ہو جائے جنہوں نے رسالہ کا دی پی واپس کرکے اپنے عہد
و اقرار کے خلاف عملدرآمد کیا ہے۔ اور اب عملاً وہ لوگ انجمن خادم الحکمت سے
علیحدہ ہو چکے ہیں تاکہ آئندہ انہیں ممبر انجمن سمجھکر کسی قسم کا نقصان نہ اُٹھائیں

## فہرست معاونین رسالہ

| | قیمت رسالہ بجائے تین روپیہ کے | معاونت |
|---|---|---|
| (۱) مولوی حکیم فتح محمد صاحب سکنہ آوان ڈھانیوالہ | صر | ۵ عد |
| (۲) مولوی حکیم عبد الرحمٰن صاحب سکنہ کوہ مری | صر | ۵ عد |
| (۳) حکیم عطا محمد صاحب از بمبئی | صر | ۵ ع |
| (۴) مولوی حکیم شمس الدین صاحب چوکنا توالی گجرات | ص | |
| (۵) مولوی حکیم مرزا عبد الحمید بیگ صاحب لاہوری | متعدد خریدار دیئے اور وعدہ کیصد خریدار کیا | |
| (۶) مولوی حکیم محمد ظہیر الدین صاحب اروپ گوجرانوالہ | صر | ۔ |
| (۷) حکیم کرم الٰہی صاحب کشمیری دروازہ لاہور | صر | ۔ |
| (۸) مولوی حکیم محمد انوار حسین صاحب شاہ آباد | صر | ۔ |
| (۹) مولوی حکیم فیض محمد صاحب پنہ عاقل سکھر | صر | ۔ |
| (۱۰) مولوی حکیم عبد الغنی صاحب جھیورانوالی گجرات | صر | متعدد خریدار |

(۱۱) حکیم سراج الدین صاحب شاہ پوال۔ گجرات ص معہ

(۱۲) سید حکیم فضل حسین صاحب امرتسر متعدد خریدار

## فہرست ان اصحاب کی جو بسبب اپنی عہد شکنی کے انجمن سے علیحدہ کئے گئے

(۱) حکیم محمد علی صاحب مالک بیت الصحت امرتسر (۲) حکیم ملک محمد احسن صاحب کیمیائی طبیبی امرتسر (۳) حکیم قاضی محمد شفیع صاحب سیالکوٹ (۴) حکیم محمد علی شاہ صاحب لاہور (۵) مولوی عبد اللہ صاحب گزسولہ (۶) حکیم امیر الدین صاحب چک جلال الدین (۷) حکیم غلام رسول امرتسر چوک لوہا منڈی (۸) حکیم محمد جان صاحب مصری بازار امرتسر (۹) حکیم فیروز الدین صاحب ایمن آباد (۱۰) حکیم ندھان چند صاحب امداس امرتسر (۱۱) حکیم نور محمد صاحب دیہہ ۲۴ ضلع نواب شامل (۱۲) حکیم سلطان محمد صاحب مگھیانہ جھنگ (۱۳) ڈاکٹر سلطان محمد صاحب لاہور (۱۴) حکیم پیر محمد شاہ صاحب لائل پور

**مراسلہ ۳۔** مئی کے رسالے میں صفحہ ۳۰ پر جو نوٹ بعنوان ضروری گذارش حکیم سراج الدین صاحب کی طرف سے درج ہے۔ پڑھ کر بہت خوشی ہوئی ہے۔ اگر معاونین کرام ذرا بھی کوشش کریں۔ تو یہ ایک نہایت اہم اور ضروری مقصد بہت جلد پورا ہو سکتا ہے۔ بندہ نے پہلے بھی یہ تحریک دو دفعہ بعنوان قابل توجہ ممبران انجمن خادم الحکمت تحریر کی ہے۔ اب یہ نوٹ پھر شائع ہوا ہے۔ اگر نئے خریدار پیدا ہو جاویں۔ یا ممبران اس طرف توجہ دیں۔ تو بہت مناسب بلکہ انسب ہے۔ ورنہ اس غرض کو پورا کرنے کے لئے موجودہ خریدار قیمت رسالہ (چندہ) کو ہی اضافہ دیدیں۔ یعنی بجائے تین روپیہ سالانہ کے چار روپیہ یا جو مناسب ہو۔ مقرر کر کے رسالہ پندرہ روزہ کر دیا جاوے۔ تو ہو سکتا ہے۔ بندہ کی اس تجویز کو شائع کر کے تمام ممبران سے مشورہ کر لیا جاوے۔

(خادم الحکمہ عبد الغنی از جھور انوالی)

# استفسارات

**سوال نمبر ۲۸** - حکماء حاذقین و اطباء کاملین کی خدمت میں عارض ہوں کہ اگر کسی کو افیون کے ترک کرانے کا آسان اور مجرب المجرب نسخہ معلوم ہو تو رحم فرما کر وہ نسخہ رسالہ تبصرۃ الاطباء میں درج فرمائیں اور ثواب دارین حاصل کریں۔

(راقم ضدائے نظر از گل امام)

**سوال نمبر ۲۹** - میرا ایک چھوٹا بھائی ہے جس کو پیدائش سے شکوری ہے یعنی اندھرا تا ہے۔ اسوقت اس کی عمر پندرہ سولہ سال کی ہے۔ نیز میرا دوسرا بھائی جو سب سے چھوٹا ہے۔ جس کی عمر قریبًا چار سال کی ہوگی۔ اس کو بھی یہی شکایت معلوم ہوئی ہے۔ گو وہ ابھی ایسی گفتگو نہیں کر سکتا۔ لیکن اس کے رات کے وقت حرکات سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کو بھی اندھرا تا ہے۔ حکماء حاذقین کی خدمت میں مؤدبانہ التجا ہے کہ کوئی مجرب اور بیخطا نسخہ تحریر فرما کر مشکور فرماویں

(راقم بندہ واحد بخش کلرک، از کندیاں)

**سوال نمبر ۳۰** - فی زمانہ اطباء میں ایک مرض مراق مشہور ہے جس کی تعیین نے کچھ تشفی بخش وضاحت نہیں فرمائی کیا متقدمین کو اس کا علم نہ تھا یا کہ اسوقت اس مرض کا وقوع نادر تھا۔ اور حال میں فی زمانہ اکثرت وقوع مرض موصوف قدماء کی لاعلمی ثابت کرتا ہے یا کہ حال کے حکماء کی غلط فہمی کو ظاہر کرتا ہے۔ اگر زمان حال میں فی الواقعہ مرض درست مانی جاوے تو اس جھلی سے بخارات کا اٹھکر دماغ تک پہنچنے کے منافذ کی فلاسفی پر عالمانہ بحث فرمائی جاوے۔ پہلے بھی ماہ مارچ میں ۱۰ سوالات کئے گئے تھے جن کے جوابات سید صاحب نے درست نہیں دیئے۔ سب کتابی باتیں درج فرمائی ہیں۔ جو کہ پہلے سے معلوم تھیں۔

**سوال نمبر ۳۱** - کوئی نسخہ زود اثر تیر بہدف مولد خون صالح دجہد یا مزید و منعش حرارت غریزی یا مسمن بدن یا مقوی اعضاء رئیسہ یا مقوی باہ الوحد یا شہی طعام از صد جو کہ رطوبات بدنی خشک شدہ و زائل شدہ کا ازالہ کر سکے۔ مذکورۃ الصدر

صفات میں سے جونسی صفت کا ہوگا تمام صفات کو حاوی ہوگا۔ خاص کر ایڈیٹر صاحب خود توجہ مبذول فرماکر ذاتی مجربہ نسخہ بتاکر دریا دلی کا ثبوت دینگے

**سوال نمبر ۳۲** ۔ شیب غیر طبعی کے اسباب مع علاج مجربہ سے ناظرین رسالہ یا خود مدیر رسالہ آگاہ کرکے مشکور کریں ۔

**سوال نمبر ۳۳** ۔ مرض صرع دماغی کا نسخہ مجربہ کا کوئی صاحب انکشاف کریں ۔ (مولوی بہاؤالدین از لیمپلپور)

**سوال نمبر ۳۴** ۔ کثرت جماع یا جلق احتلام وغیرہ سے جب جسم بے خالی ہوتا ہے تو اختلاج قلب ۔ جگر بزدلی ۔ اسہال ۔ بدہضمی ۔ سوء ہاضمہ لائے ۔ جس کی کمزوری سے ہر سب ہی مصیبت آتی ہے ۔ بعض بعض اطبا علامات اسباب وغیرہ لکھ کے علاج کچھ بھی نہیں لکھتے ضعف معدہ ۔ ضعف قلب ضعف دماغ میں صرف اسقدر لکھدیتے ہیں ۔ مقویات معدہ ۔ مقویات دماغ استعمال کریں ۔ اس سے بیچارے مریض کو کچھ نفع نہیں ہوتا ۔ کاش کوئی فیاض دل دردمند حکیم صاحب کھلے دل سے علاج مع کامل غذا و پرہیز تا صحت کے واسطے ایسا لکھدیں کہ مریض پھر تندرست صحیح زندہ انسان ہوکے انکو دعا دے ۔ ضعف معدہ اسہال ۔ ضعف دماغ ۔ ضعف قلب ۔ ضعف عصب ۔ بخار ۔ ضعف عام دور ہو ۔ (حکیم سید محمد خلیل احمد قصبہ حایس ضلع رائے بریلی)

---

# جوابات استفسارات

**جواب نمبر ۲۰** ۔ کوئی غذا ابھی مولد اخلاط نہیں ہے ۔ بلکہ سوائے ایک خلط کے جسکا نام خون ہے ۔ دوسری کوئی خلط بدن انسان میں پیدا نہیں ہوتی ۔ نہ کسی غذا سے اور نہ کسی دواء سے اور نہ کسی اور ذریعہ اور سبب سے جو کچھ انسان کھاتا پیتا ہے ۔ ان میں سے کوئی غذا بھی مولد خون نہیں کہلا سکتی ۔ بلکہ مولد خون وہ اعضاء ہیں جنکے ذریعہ سے اور جنکے افعال کے اثر سے ہر ایک غذا خون بنتی ہے ۔ بس یہ تو صحیح ہے کہ اغذیہ سے خون بنتا ہے ۔ لیکن یہ صحیح نہیں

کہ غذائیں خون کو پیدا کرتی ہیں اور یہ بھی غلط ہے کہ کسی غذا سے خون پیدا ہوتا ہے۔ اور کسی سے ہضم صفرا اور سودا پیدا ہوتے ہیں۔ بلکہ ہر ایک قسم کی غذا سے صرف خون ہی پیدا ہوتا ہے۔ جو کہ تمام قسم کی غذاؤں کا ایک خلاصہ اور رست ہوتا ہے نیز یہ بھی صحیح نہیں ہے کہ عروق دمویہ میں جیسے خون دورہ کرتا اور جسم کے ہر ایک حصہ میں پہنچکر جزو بدن اور بدل ما یتحلل ہوتا رہتا ہے۔ اسی طرح سے خون کے ساتھ کچھ اور اخلاط جیسے بلغم صفراء اور سودا بھی علیحدہ علیحدہ دورہ کرتی رہتی ہیں اور جیسے کہ بعض اعضا کی خوراک خون ہے۔ ویسے ہی بعض اعضاء میں بلغم جزو بدن ہوا کرتی ہے۔ اور بعض اعضاء کی خوراک صفراء و سودا ہوتی ہیں وغیرہ وغیرہ کیونکہ یہ سب فضول نہیں ہیں جن میں ایک ذرہ بھر سچائی نہیں ہے۔ دیکھو ہر ایک شخص کا فصد کرنے سے صرف خون ہی برآمد ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ بلغم اور صفراء اور سودا علیحدہ علیحدہ کبھی دیکھنے میں نہیں آتی ہیں۔ علم اخلاط کے مدعیوں کو چاہیئے کہ خون میں سے ہر سہ اخلاط کو الگ الگ نکال کر دکھائیں۔ مثلاً ایک سیر خون میں سے صرف ایک تولہ ہی صفراء نکال دیں جسکا رنگ زرد اور مزہ تلخ ہو یا سودا نکال دیں جسکا ذائقہ ترش ہو یا بلغم ہی علیحدہ کر کے دکھائیں جو ذائقہ میں پھیکی ہو۔ لیکن میں دعوے سے کہتا ہوں کہ کوئی بھی شخص ایسا نہیں کر سکتا۔ کیونکہ خون میں اور کوئی خلط نہیں ہے۔ حقیقت حال یہ ہے کہ ہر ایک چیز ماکولہ خواہ گوشت ہو خواہ سبزی اور خواہ نمکین ہو خواہ شیریں سب کے ہضم ہونے کے بعد اگر کوئی چیز ان میں سے بدن کے اندر پیدا ہوتی ہے تو وہ صرف خون ہے جو کہ بدل ما یتحلل ہونے کے واسطے جسم کے ہر ایک حصہ میں پہنچتا ہے۔ سوائے خون کے دوسری اخلاط ثلاثہ بلغم صفراء سودا جو عام طور پر پائی جاتی ہیں۔ ان میں سے خلط سودا کا وجود تو اب تک نظر نہیں آیا صرف وہم سے ہی اسکا وجود مانا جا رہا ہے۔ باقی دو خلطیں صفراء بلغم ایسی ہیں جو نظر آتی ہیں۔ کھانسی و دمہ اور زکام وغیرہ امراض میں سفید رنگ کی رطوبت بدن سے نکلتی ہے۔ اس کو بلغم کے نام سے موسوم کر لیتے ہیں۔ اسی طرح پتہ (مرارہ) میں

ایک رطوبت زرد رنگ پائی جاتی ہے جس کو صفراء کے نام سے یاد کرتے ہیں مجھے ان دونو رطوبتوں سے انکار نہیں ہے - بلکہ میں ان ہر دو رطوبتوں کے علاوہ اور رطوبتوں کا بھی قائل ہوں - جنکا وجود بدن انسان میں نظر آتا ہے لیکن مجھے انکار ہے تو یہ کہ یہ رطوبتیں اخلاط میں نہیں - یعنی بلغم و صفرا جسم انسانی میں بدل مایتحلل نہیں ہوسکتیں - بلکہ یہ ہر دو خلطیں خون میں سے بطور فضلات کے بدن سے خارج کی جاتی ہیں - گویا بلغم و صفرا خون کی بگڑی ہوئی حالتیں ہیں جو کہ قابل اخراج ہیں نہ کہ جزو بدن ہونے کے قابل جیساکہ عام طور پر گمان کیا جاتا ہے -

چنانچہ جب تک خون عروق کے اندر ہے وہ خون کی تمام صفات سے متصف اور خون کے نام سے موسوم ہے - لیکن جب کسی عضو کے فعل سے اس کی نوعیت میں فرق آگیا تو وہ ایک فضلہ ہوگیا جو کہ بدن سے خارج کئے جانے کے لائق ہے مثلاً علاوہ انس بلغم کے جو کہ ناک اور حلق اور ریہہ کی غشاء مخاطیہ کی زیادتی فعل سے متاثر ہوا ہو اخون سفید رنگ ہوکر خارج ہوا کرتا ہے - ایک اور رطوبت ہے جس کو عام لوگ بلغم نہیں بلکہ پیپ کہتے ہیں - کیا وہ بھی کوئی خلط ہے جو کہ بدن انسان میں ہمیشہ موجود رہتی ہے - اور خون کے ساتھ دورہ کرتی رہتی ہے - اور جزو بدن بھی ہوا کرتی ہے - نہیں اور ہرگز نہیں بلکہ وہ پیپ کیا ہے صرف خون کی بگڑی ہوئی حالت ہے جو کہ سوزش و اجتماع خون کی حالت میں تصرفات اعصائی سے متاثر ہوکر سفید خاکی مائل ہو گئی ہے - پھر دیکھو مرض پیچش میں جو رطوبت آیا کرتی ہے - جسکا نام آنون لیا جاتا ہے - کیا یہ بھی کوئی خلط ہے نہیں اور ہرگز نہیں ہے بلکہ وہی خون ہے جو کہ عروق کے اندر تو سرخ اور اپنی طبعی صفات سے متصف تھا - لیکن سوزش و خراش امعاء کی وجہ سے وہاں اس کا اجتماع ہوکر اور دوران سے محروم رہکر فاسد ہوگیا - جس کو طبیعت باہر نکال رہی ہے - حقیقت حال یہ ہے کہ خون بدن میں ہر وقت دورہ کرتا رہتا ہے - اور بار بار اعضاء آلیہ میں جاکر اپنی حالت کو درست کراتا

رہتا ہے۔ اور ان اعضاء کے انفعال سے اس کی حالت اعتدال پر رہتی ہے۔ جونہی کہ اسکا دورہ بند ہوا اسی وقت اس میں فساد آنا شروع ہوا پس جس عضو میں سوزش اور ورم اور خراش اور زخم اور ضربہ اور سقطہ وغیرہ عوارضات میں سے کوئی عارضہ پیدا ہوا وہی عضو اپنے فعل میں غیر معتدل ہو کر خون کو طبعی طور پر اصلاح دینے سے قاصر ہوا۔ اس واسطے ضروری ہے کہ وہاں کا خون اپنی اصلی حالت اور اپنی طبعی صفات کو چھوڑ کر کوئی اور صورت قبول کرے۔ جیساکہ اوپر دو تین امثلہ دیکر سمجھایا گیا ہے۔ علاوہ ان مثالوں کے دیگر تمام قسم کی وہ مرضیں جس میں بدن انسان کے کسی حصہ سے مختلف رنگ کی رطوبات خارج ہوا کرتی ہیں وہ اخلاط نہیں بلکہ خون کی بگڑی ہوئی حالت ہوا کرتی ہے۔

مثلاً آنکھوں کی سوزش اور ورم میں آنکھوں سے رطوبات مترشح ہوتی ہیں جو کبھی اشک کبھی چیپڑ کبھی پیپ وغیرہ ناموں سے موسوم ہوا کرتی ہیں۔ یہ سب نام اس رطوبت کی رقت اور غلظت کو ظاہر کرنے کے واسطے ہیں نہ کہ کوئی اور مطلب ہے۔ پھر دیکھو کان میں جب کسی وجہ سے سوزش وغیرہ ہو جاتی ہے تو سیلان الاذن یعنی کان بہنے کی مرض پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی طرح منہ کی سوزش میں لعاب دہن پیدا ہو کر سیروں کے وزن میں بہ جاتا ہے۔ کہاں تک شمار کروں کئی قسم کی رطوبات بدن سے خارج ہوا کرتی ہیں۔ لیکن انکو بلغم نہیں کہا جاتا مگر جب غشاء مخاطی ریہہ حلق و بینی کی سوزش اور ورم وغیرہ کے بعد وہی رطوبات و مویہ خارج ہوا کرتی ہیں تو جھٹ کہدیتے ہیں کہ یہ خلط بلغم خارج ہو رہی ہے۔ حالانکہ وہی خون کی بگڑی ہوئی حالت ہے جسکو مختلف ناموں سے موسوم کیا جاتا ہے۔ جس سے ثابت ہوا کہ بلغم وغیرہ کوئی خلط نہیں ہے بلکہ خون کی بگڑی ہوئی حالت ہے۔ اس جگہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ جس مریض کو بلغم بہت آوے تو وہ شخص کمزور ہو جاتا ہے اور اس کے بدن میں گوشت کم ہو کر مشت استخواں بن جاتا ہے۔ اور اس کے وجود میں گرمی و خشکی کا زور ہو جاتا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ چونکہ بلغم سرد و تر تھی اور وہ بدن سے

خارج ہوگئی ہے - اس واسطے گرمی وخشکی پیدا ہوگئی - اسکا جواب یہ ہے کہ ہر ایک رطوبت کا اخراج یہی نتیجہ پیدا کرتا ہے - کیا پیچش میں مریض کی یہی حالت نہیں ہوجایا کرتی - مضمون چونکہ بڑھ گیا ہے - اس واسطے یہیں پر ختم کرتا ہوں صفراء کے متعلق پھر کبھی لکھا جائیگا - (احمد الدین)

**جواب نمبر ۲۱** - مغز تخمی - آرد چاکسو - آرد ثمر بکائن تینوں ہموزن لیکر ۱۰ تولہ آب مولی میں کھرل کرکے گولیاں بقدر بخود بنا دیں - خوراک دو گولی صبح دو گولی دوپہر کو دو گولی شام کو ہمراہ آب تازہ کھایا کریں - پرہیز شیرینی و ترشی سے

حکیم سراج الدین منیجر رسالہ تبصرۃ الاطباء

**جواب نمبر ۲۲** - اس کی وجہ نسبتاً آرام و آسائش کی زندگی بسر کرنا ہے - چونکہ ہر جگہ میں لڑکیاں بہ نسبت لڑکوں کے زیادہ آرام و آسائش میں پرورش پاتی ہیں - لہذا جلد جوان ہوجاتی ہیں - کیونکہ لڑکوں کی کھائی ہوئی غذا بہ سبب کھیل کود اور محنت کے زیادہ تحلیل ہوجاتی ہے - اور نشو نما میں کم حصہ صرف ہوتا ہے - لیکن برخلاف اُنکے لڑکیوں کی کھائی ہوئی غذا بہ سبب آرام و آرائش کے تحلیل نہیں ہوتی اور سب کی سب نشو و نما میں صرف ہوتی ہے - یہی وجہ ہے کہ جہاں شہروں میں قریباً سولہ سترہ برس تک لڑکے جوان ہوتے ہیں - اور لڑکیاں قریباً چودہ پندرہ سال کی بالغ ہوجایا کرتی وہاں دیہات میں چونکہ شہروں کے بالمقابل آرام و آسائش کے سامان کم ہیں اور محنت زیادہ ہے - وہاں کے لڑکے بیس پچیس سال تک بالغ ہوتے ہیں - اور لڑکیاں پندرہ سال تک بالغ ہوا کرتی ہیں - گویا شہر کی لڑکیاں دیہات کی لڑکیوں کے مقابل جلد جوان ہوتی ہیں - اسی طرح شہری لڑکے بھی دیہاتی لڑکوں کی نسبت جلد جوان ہوتے ہیں - پھر دیکھو کہ خواہ شہری اولاد ہو خواہ دیہاتی امیروں کی اولاد بہ نسبت غرباء کے جلد جوان ہوجاتی جس سے ثابت ہے کہ جلد جوان ہونا عیش و آرام کی ترکیب کا نتیجہ ہے -

**جواب نمبر ۲۳** - حرکت کو پیدا کرنے کے لئے ہوا کی ضرورت ہے - انسان اپنے اندر ہر وقت ہوا کو بذریعہ سانس و مشروب و ماکول جذب کرتا ہے - عضلات

میں جو حرکت پیدا ہوتی ہے۔ تو وہ بھی ہوا کے ذریعہ ہی ہوتی ہے۔ جب کسی جانور کو ذبح کرنے کے لئے مضبوط پکڑا جاتا ہے۔ تو اس کی طبیعت مدبرہ بدن اس تکلیف سے نجات دلانے کے لئے اس کے ہاتھ پاؤں کے عضلات میں حرکت پیدا کرتی ہے۔ یعنی وہاں زیادہ حرکت کے لئے زیادہ ہوا بھیجتی ہے۔ ادھر اس کے گلے پر چھری پھیر کر اس کے نظام دموی کا سلسلہ درہم برہم کر دیا جاتا ہے۔ اور پیشتر اس کے کہ عضلات کی ہوا حیز وہو سکے دل کی حرکت بند ہو جاکر جانور کی جان نکل جاتی ہے۔ لیکن عضلہ میں جو ہوا ملی ہوئی ہوتی ہے۔ اس کے گوشت کو وہ ہوا متحرک رکھتی ہے۔ تاوقتیکہ وہ خون جو عضلات میں ہے ٹھنڈا نہ ہو جاوے۔ جانور کا گوشت پھڑکتا رہتا ہے۔ (حکیم سراج الدین شادیوالیہ)

**جواب نمبر ۲۴** - چونکہ گرمیوں میں حرارت شمسی زیادہ تیز ہو جاتی ہے اور حرارت سے ہوا لطیف ہو کر متحرک ہو جاتی ہے۔ جب وہ متحرک ہوا بادلوں سے ملاقات کرتی ہے۔ تو ان کو بھی حرکت میں لاتی ہے۔ جب بادل حرکت میں آتے ہیں۔ تو وہ آپس میں ایک دوسرے سے ٹکراتے اور رگڑ کھاتے ہیں جس سے آواز (جس کو بادل کا گرجنا کہتے ہیں) اور شعلہ آگ کی مانند (جسکو بجلی کا چمکنا کہتے ہیں) پیدا ہوتی ہے۔ جب کبھی بہت سخت رگڑ یا ٹکر آپس میں ہوتی ہے تو وہ شعلہ جو نکلتا ہے۔ بدستور زمین کی طرف آتا ہے۔ جس کو بجلی کا گرنا کہتے ہیں۔ جس پر گرتا ہے اس کو جلا دیتا ہے۔ سردیوں میں ہوا زیادہ متحرک نہیں ہوتی۔ اس لئے سردیوں میں نہ تو زیادہ بادل گرجتے ہیں۔ نہ زیادہ چمکتے ہیں۔ اور نہ زیادہ بجلی گرا کرتی ہے۔ (حکیم سراج الدین شادیوالیہ)

**جواب نمبر ۲۵** - جناب حکیم سید فضل حسین صاحب امرتسری کی طرف سے سوال نمبر ۲۵ کا جواب تو آچکا ہوا تھا۔ لیکن چونکہ وہ محض مذہبی پہلو لئے ہوئے ہے۔ اس واسطے مطابق سابقہ عہد کے اسے درج نہیں کیا گیا۔ اگرچہ شاہ صاحب موصوف نے اس جواب میں لکھدیا ہے کہ آئندہ سوال و جواب بذریعہ خط و کتابت کے کئے جائیں گے۔ مگر یہ جواب رسالہ میں شائع ہو جانا چاہئے۔

لیکن میں شاہ صاحب کی خدمت میں معذرت پیش کرتا ہوں کہ اگر آپکا مضمون جوکہ بالکل مذہبی رنگ کا ہے درج رسالہ کیا جائے تو پھر کیوں دوسرے فریق کا جواب آئندہ درج نہ کیا جاویگا۔ نیز واضح رہے کہ مجھے تو مذہبی مضمون درج رسالہ کرنے سے بھی انکار نہ تھا۔ کیونکہ مجھے مذہب سے از حد لگاؤ اور دلچسپی ہے۔ مگر خریداران رسالہ کا اکثر حصہ اس کے مخالف ہے جیساکہ اکثر خطوط سے ثابت ہوچکا ہے۔ امید ہے کہ شاہ صاحب موصوف مجھے معاف رکھینگے۔ ہاں اگر آئندہ کوئی اور مضمون اسی مسئلہ کے موافق محض طبی نکتہ خیال اور فلسفانہ طریق پر لکھدینگے تو درج رسالہ کردیا جائیگا۔ مثلاً عقلی شوریدہ سے ثابت کردیا جائے کہ مادہ مخلوق ہے۔ اور نیست سے ہست ہوا ہے۔ یا کہ اب بھی مشاہدہ میں آسکتا ہے کہ نئے مواد پیدا ہوتے رہتے ہیں تو ایسا مضمون نہایت خوشی سے درج رسالہ کیا جاویگا۔

اڈیٹر

# اغراض و مقاصد

## انجمن خادم الحکمت شاہدرہ۔ لاہور

(۱) طب جدید و قدیم ہر قسم کے اصول علاج و تشریحات وغیرہ پر نظر کیجائے۔ اور ان میں سے خدما صفا و دع ماکدر کے اصل پر ہر ایک صحیح اور عمدہ بات لے لیجائے خواہ وہ طب یونانی کی تحقیقات ہو۔ یا ویدک اور ڈاکٹری وغیرہ کی

(۲) تمام انتخاب کردہ صداقتوں کو باہم تطبیق دے کر کتابی صورت میں لایا جاوے اور ملک میں رواج دیا جائے۔

(۳) ہر قسم کی ادویہ مفردہ و مرکبہ جو کہ موجودہ تمام طریقہ ہائے طب کی مجوزہ و مروجہ ہیں انکا کرا امتحان اور تجربہ کیا جاوے اور انکے صحیح صحیح خواص اور فوائد اور مقدار خوراک وغیرہ کا تعین و تقرر کیا جائے۔

(۴) ہر قسم کی مفرد و مرکب ادویہ جو مجربہ و متحققہ انجمن ہوں انکا ذخیرہ فراہم کیا جائے۔ اور انکی ترویج اور فروخت کے لئے مختلف مقامات پر ایجنسیاں کھولی جائیں۔

(۵) مفردات کے ست۔ جوہر۔ روح۔ روغن وغیرہ نکالے جائیں اور انہیں سے مرکبات ترتیب دیئے جائیں۔ جو کہ استعمال میں آسان اور فوائد میں بڑھ چڑھ کر ہوں۔

(۶) علم کیمیا۔ علم جراحی۔ علم تشریح۔ اور علم افعال الاعضا کی اشاعت اور ترویج کی جائے۔ اور اہل ملک کو اس سے باخبر کیا جائے۔

(۷) ان تمام وسائل و ذرائع کو جو تکمیل و اصلاح اغراض و مقاصد انجمن کے متعلق معلوم و محسوس ہوں کام میں لایا جاوے۔

# قواعد و ضوابط

## انجمن خادم الحکمت شاہدرہ۔ لاہور

(۱) ہر ایک طبیب اور طب سے مذاق رکھنے والا خواہ کسی طریق اور کسی شاخ طب سے تعلق رکھتا ہو۔ انجمن ہذا کا ممبر ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ اغراض و مقاصد انجمن سے پورا پورا اتفاق رکھتا ہو۔ اور اسکی ترقی و بہبودی کے لئے ہر ممکن طریقہ سے کوشاں رہے اور تمام قواعد و ضوابط پر کاربند ہو۔

(۲) ہر ایک ممبر کا فرض ہوگا۔ کہ تمام ممبران کے ساتھ رشتہ اتفاق و اتحاد کو بڑھائے اور ان کو ہر ایک معاملہ میں عموماً اور طبی معلومات و ضروریات میں خصوصاً شرح صدر سے مستفیض و مستفید کرے اور کسی قسم کی تنگدلی اور بخل کو روا نہ رکھے۔

(۳) انجمن کی ممبری کے لئے نہ کوئی داخلہ ہوگا۔ اور نہ ہی کچھ ماہوار یا سالانہ چندہ۔ ہاں جو شخص خوشی سے فنی خدمت سمجھ کر کچھ حصہ لیگا۔ اس سے بصد شکریہ قبول کیا جائیگا۔

(۵) ہر ایک ممبر کو حق حاصل ہوگا۔ کہ تمام معاملات و امورات انجمن میں اپنی ازادانہ رائے دے سکے۔ مگر بعد مشورہ ممبران جس امر پر بمنظوری بانیٔ انجمن فیصلہ قرار پاجائے۔ اس کے برخلاف ناراضگی کا کوئی حق نہ ہوگا۔

(۶) انجمن کے تمام بڑے بڑے کام تجارتی اصولوں پر چلائے جائینگے۔ جن میں ہر ایک ممبر شامل ہوسکتا ہے۔ اور اپنی محنت یا زر تجارت کے ماتحت حصہ لے سکتا ہے۔

(۷) وقتاً فوقتاً قواعد وضوابط انجمن میں مشورہ ممبران کے ماتحت ہر طرح سے ترمیم وتنسیخ ہوسکتی ہے۔

# فرائض ممبران

## انجمن خادم الحکمت شاہدرہ۔ لاہور

(۱) جو شخص انجمن ہذا کا ممبر بننا چاہے۔ اسے لازم ہے کہ بذریعہ تحریر اقرار کرے کہ میں نے اغراض ومقاصد اور قواعد وضوابط انجمن کو ملاحظہ کرلیا ہے۔ مجھے تمام امورات کے ساتھ پورا پورا اتفاق ہے۔ اور میں حتےالوسع انپر عمل کرنے کی کوشش کرونگا۔ میرا نام بزمرہ ممبران لکھ لیا جاوے۔ اور اس خط پر پورا پتہ بمعہ تاریخ وغیرہ درج کرکے دفتر انجمن میں بھیجدے۔

(۲) ہر ایک ممبر کا فرض ہے کہ جو اخبار یا رسالہ انجمن کی طرف سے جاری ہو اسکو خود خریدے اور اس کے خریدار پیدا کرنے کی کوشش کرے۔

(۳) جو ممبر باقاعدہ مطب رکھتے ہیں وہ حسب تحریر رسالہ ہدیۃ الاطباء اپنے زیر علاج مریضوں کیلئے باقاعدہ رجسٹر بنائیں اور اپنی پریکٹس کی مختصر سی ماہواری رپورٹ دفتر انجمن میں ماہ بماہ بھیجتے رہیں

(۴) جنکا باقاعدہ مطب نہیں مگر علاج کرتے ہیں۔ انہیں بھی اپنے علاج کے کارنامے گاہ بگاہ منکشف کرتے رہنا چاہیئے۔

(۵) ہر ایک معالج کے لئے لازم ہے کہ انجمن کی مجربہ ومصدقہ ادویہ کو زیر استعمال رکھے۔ خواہ اپنے پاس رکھے یا کسی مقامی عطار اور دوافروش کے پاس رکھوائے اور پھر خواہ وہ ادویات خود اپنے خرچ اور اپنے اہتمام سے تیار کرے۔ یا کارخانہ خادم الحکمت شاہدرہ لاہور کی تیار کردہ منگوائے

(۶) تشخیص الامراض وتحقیق الادویہ میں نئی تحقیقات سے ایزادی کرنے میں کوشاں رہیں۔

(۷) غیر طبیب ممبران کا فرض ہے کہ پبلک کو انجمن کی طرف رہنمائی کریں۔ اور انجمن کی ہر ایک مفید بات سے مستفید کرنے کی کوشش جاری رکھیں۔